

میں بہت اعلیٰ تھے اب اس طرح برتاؤ کر رہی تھیں کہ گویا پہنچتی بھی نہیں۔ یہ سب وقت کی ہات ہے ان سب باتوں پر بھی اعلیٰ حاکم تفتیش جرائم جیوری کے فصلہ کے برخلاف معلوم ہوتا تھا۔ پاوری لانگلڈن کو تفتیش کے دوسرے روز معلوم ہوا کہ اس سے آس کے قارب لگائے و بگانوں نے لمنا جلتا چھوڑ دیا ہے (پہنچی فرڈ کے انتیاق دیدنے ل جسکو اس نے اُس کمخت اتوار کے روز سے نہ دیکھا تھا) اس کو باست ہال جانے پر مجبور کیا جہاں اس نے لبطا ہر دربان سے پوچھا کیا اس سے صاحب اندر ہیں؟“

دربان۔ جی نہیں حصور وہ تو باہر گئے ہیں۔ اور کہہ سکتے ہیں کہ اگر آپ آئیں تو کہہ یا جانے کو فتنی الحال آپ سے نہیں مل سکتے۔ لانگلڈن۔ کیا یہ حکم خاندان کے باتی لوگوں پر بھی لازم آتا ہے؟“

دربان۔ جی حصور سب پر۔

لانگلڈن۔ مجبور آذر اہنسا۔ رگوندہ ولیا اکیٹ نشر سا اس کے چل کے پار ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ آہ۔ یہیں روپرے دربان کا نام (یہ ٹھیک ہے مجھے اول اپنا یہ سپاہ داعش سافت کرنا چاہیتے۔ خیر میں جانا ہوں لیکن مسٹر باست کو میرا آواب عرض کرتا۔ اور کہنا کہ یہ اعلیٰ حاکم تفتیش جرائم کے اجلاد میں کے بعد خود اب اپنے کو قریب نصف مجرم کے سمجھنے لگا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ پُر نم آنکھوں سے داپس ہو چڑا۔ ابھی وہ مشکل نصف را ہ پر پہنچا تھا۔ کہ اس سے تار گھر کا ملازام ملاہی

شروع ہو لئے ہے پیشتر اندر ونی کمرہ ہی میں تھے
 اسپکٹر ماؤرلی نے جسکے ہاتھ میں مقدمہ کی بخش دنبیا و سختی۔ بلا
 کوئی سببِ ظاہر کئے ہوئے کہا کہ طبق شہادتوں کے قاتل سیدھا
 بجاگ کر گر جا پیں آگیا۔ کیونکہ قاتل کے لئے یہ بالکل ناممکن سمجھا کہ
 خود ہی اندر سے چھٹنی چڑھتا ہا۔ ساتھ ہی اُس نے حاضرین میں سے
 چھ سات آدمی پیش کئے۔ جنہوں نے شہادت دی کہ ہم گر جا پیں
 موجود تھے۔ اگر کوئی آدمی اندر سے لکھتا تو اُس سے ہم ضرور دیکھتے
 مگر ہتھ سوارے پا درمی لانگڈن کے اور کسی کو اندر ونی کمرہ سے آتے
 نہیں دیکھا۔ جو آتے ہی پڑھنے کی بیز پر بیٹھ گئے۔ ایہ اپنی بنا و می
 گھوا ہیاں تھیں کہ بعض تو سن کر جران رہے۔ اور کہنے لگے تب شہادتیں
 اس قدر حصاف تھیں تو پھر اسپکٹر ماؤرلی نے کیوں نہ لیزم کو گرفتار
 کر لیا ہے اُس نے وہ پافت کر لے پر جواب دیا کہ مجھے اس خاندان کے
 اس قدر مشہور و معروف اور معزز ہوئے نے معاذور رکھا۔

اس آنایں جب کپا درمی لانگڈن خود اُنکھوں سے دیکھی اور
 سن رہا تھا کہ بعض لوگ اس کے برخلاف کیا کہتے تھے۔ اور جن ہیں
 وہ لوگ بھی کہتے چو آسے پچھن سے جانتے تھے۔ اس کے چال
 چلن سے واقف تھے۔ اور اس کے خاندان کا پڑا ادب کیا کرتے
 تھے اور یا اب وہی لوگ ہر طرح سختی پرستے ہوئے تھے۔ اور میل
 ہرست کوؤں کی وہ بوڑھی خور تیں جن کے خیالات اُس کے بارہ

تھا کہ سلسلے تھے مگر پہ اس کو وینی فرڈ ایک قدر سے سپاہی مال شخص کے ساتھ دھبکوا اس سے نہ چڑھا کے اندرونی کمرہ میں دیکھا تھا) آئتے ہوئے دکھا فیڈی - اور جس کو کہ وہ اس دن نہ سمجھ سکا کہ کون تھا۔ مگر اب بجوبی یقین جو گھیا کہ یہ اس کا پچھرا بھائی ہے۔ جو نہد وستان سے آیا ہے، اور اکثر راؤی جبکا ذکر کیا کرتا تھا۔

وینی فرڈ کشاورہ ہاتھ کئے بخندہ پیشانی آگے بڑھی جہر سے لاتگمن سمجھ گیا کہ وہ اس سے ناراض نہیں۔ اور آس کو اس پر اعتبار ہے اور ساتھ ہی اس سے سفید گورے پھٹے ہاتھ کے ملائم دیاستے نے اُسے اور زیادہ یقین والوں پا۔

وینی فرڈ رہا تھا کہ میری اپنے ولد کی شرمناک کارروائی پخت افسوس کرنی ہوں۔

لانگھڈن۔ پسامت کہوں ابھی ان کے دستے پیغام وے آیا ہوں کہ علیٰ حاکم تقیش پر انہے میری نسبت پر اسے قائم کی ہے کہ میں نے مسٹر نیکیبل کو قماں کیا ہے۔ اور میں نے صرف ان کے خوش کرنے کے دستے ہاں بھی کر لی ہے۔

اسٹورٹ جس کی تیز آنکھیں پادری کے خوابصورت چہرہ پر گڑی ہوئی تھیں ایک قدم آگے بڑھ آیا۔ جیکہ وینی فرڈ نے دونوں صاحبوں کا اپنا میں تعارف کرایا۔ اور کہا مسٹر اسٹورٹ تم اس معاملہ میں اس قدر مشغول اور بدحواس رہے ہو کہ میں تم سے یہ پوچھتے جھچکتی ہوں کہ تمہا۔ ا

اُسے ایک تر دیا جو اس کے سختے بھائی کی طرف سے جو فرانس میں پیار تھا آیا تھا۔ اور اس کا فہمیان مندر رجہہ ذیل تھا۔

پیارے الگھٹن۔ میں نے ابھی اخبار میں پڑھا ہے کہ پادری سیمول نیڈیبل کی موت کی وجہ بڑتے پادری کا عہدہ خانی ہو گیا ہے لہذا میں تمہیں اپنے ہی گاؤں میں جیسا کہ تمہارا نشا بھی تھا بڑتے پادری کا عہدہ دیتا ہوں۔ اثبات یہ آج ہی جواب دو اگر انکار کیا تو میں نہیں بولوں گا۔ تمہا۔ اکھانی دلیم نہ سنیں گیم۔

الگھٹن نے تار کو تھہ کر چیپ میں رکھ لیا۔ اور تار کے ملاز میں کہا اب وہ اس کا کچھ جواب نہیں۔ جو یہ سنتے ہی چلا گیا۔ تو الگھٹن اپنے منہوم دل سے یوں باشیں کر لئے لگا۔

”آہ پیارے بھائی! آپ ہمیشہ کی طرح ضمی ہی رہے ہیں بالکل نعمت بمحی آپ کے ہمیال نہیں ہیں۔ کیونکہ خود میں تجھے بھی کروں لوگ اس کو بگوارت کی کوشش کریں گے۔ (وہ آپ بگواری کی بچتہ سڑک سے گذر دیکھا تھا۔ اور سوچتا تھا کہ آخر استحکام کیا ہو گا۔)“

اگر اس نے بڑے پادری کا عہدہ قبول کر لیا تو بس سب یہی بول آئیں گے کہ میں نے اس عہدہ کی غاطر پھول کیا۔ اور وہ سری طرف اگر انکار کروں تو تب لوگ یہ کہیں گے کہ میں نے جرم سے بچنے کے درستے ایسا کیا۔ ساتھ ہی اسے دنی کا خیال آگیا۔ جس کو بخوبی اب وہ ایک گھر رہنے کے لائق ہو سکتا تھا۔ وہ انہی خیالات میں ثرق چلا جا رہا۔

خاموشی کو یوں توڑا)

میں بہانتا ہوں کہ آپ دونوں میرے خیرخواہ ہیں۔ لہذا میں آپ سے صلاح کرتا ہوں۔ اور آپ کی رائے مانگتا ہوں۔ جس طبقہ کھانا فٹ نے مجھے تار دیا ہے اور میاں ہر سڑک کے بڑے پادری کی جگہ مجھے قبوں کرنے کو لکھا ہے۔ اب مجھے اس بارہ کیا کرنا پاہے؟ ۱۹

دنی کے یہ نوک زبان سکھا کہ کہدے ہاں قبول کرو۔ مگر فوراً ہی یہ خیال کر کے کہ یہ مشتاتی کچھ اچھا اتر پیدا نہ کرے گی۔ وہ شرمند ہو کر خاموش ہو رہی۔ کہ اتنے میں استورٹ بولی اُٹھا۔

استورٹ۔ مسٹر لانگڈن میرے خیال میں آپ کے دا سطھیا بہترے کہ آپ منظور ہی کر دیں۔ اور وشمنوں کا باہمیت، مقابلہ کر دیں۔ جو اوہ صریحی ہیں اور اوہ صریحی۔

لانگڈن۔ میں آپ کا مطلب جھی طرح نہیں سمجھتا ۲۰

استورٹ۔ خیاب ایسی آپ کو ایک طرف سے کلیف پہونچی ہے کہ واقعات نے اور پولیس نے مجرم نہیں کیا اور اوہ صراحت بنتی ہو رہی ہے۔ اس نے یہی مناسب ہے کہ آپ عمدہ قبوں کر کے بہادری کی مقابلہ کر دیں اور ساتھ ہی اس کے.....

لانگڈن رجلدی سے قطع کلام کر کے، ہاں ساتھ ہی کیا ۲۱

استورٹ۔ ساتھ ہی یہ کہ میں نے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں ہیں اور یہ سن کر از حد خوش ہوا ہوں کہ آپ دونوں میں سے کوئی تباکو

اس واردات قل کی نسبت کیا خیال ہے۔ گو مجھے تھا رے خیال سے
آنکھا ہی نہیں۔ مگر تمہیں یاد ہے کہ مسٹر لانگڈن ڈریسنگلری میرے نہایت
دوسرا ہیں۔ اگر تم نے ران سے اچھا سلوک نہ کیا تو میں کم سے کبھی
خوش نہ ہوں گی۔

اسٹورٹ ہنسا اور بات ٹالنے کے طور پر جھپٹتا پا سکا کیس لکا لکر
لانگڈن کی خدمت میں پیش کیا۔
لانگڈن۔ میں خیاب کا از جد مشکور ہوں۔ افسوس ہے کہ میں تبا کو
نہیں پہلیا۔

اسٹورٹ اجو بھاری تبا کو پینے والا سمجھا اپنے نئے ایک سگار زکان
کیس کو جیب میں ڈال لیا اور سہنگ کا آہ شاید آپ کے مرعوم کلام
پاورتی نے تبا کو پینے والا مدود گار پسند نہ کیا ہو۔ (۱)
لانگڈن۔ نہیں یہ نہیں۔ اس بھاڑے نے تو بھی اعتراض نکیا تھا میکن
یہ خود ہی نہیں پتیا ہوں۔ اور نماہی وہ پہنچتے۔

دینیا فرڈ اپنے پچھرے سمجھائی اس کا منہ دیکھ رہی تھی اُس نے دیکھا کہ لیکا ایک
اس کے چہرہ کی زیخت تغیر مہ کئی۔ اور اس کی نیلی آنکھیں چکنے لگیں
جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ نیکان سما سراغ رسان جسکے نام سے ڈاکو
ٹھک کا نہیں تھے مزدور کچھ سوچ رہا ہے۔

لانگڈن (۱) جب دیکھا کہ خاموشی زیادہ ڈریسنگلری جاتی ہے۔ جو مخفی کب
سکا۔ میں نے کیا وجہ سے پیدا ہوئی تو اس نے گفتگو کا پہلو بدل کر ٹھر

اسٹورٹ بول پڑا۔

اسٹورٹ۔ تمام سندر میں کہر جھایا ہوا ہے۔ ہاں وینی تم ابھی گھر نجات
چلو وہیں گلاب کے پھولوں والے تنخہ میں چلیں۔ مجھے تم سے کچھ
ضروری باتیں کرنی ہیں۔ خانچہ جب وہ دونوں آسی تپائی پر رجس پر
بیٹھ کر اس نے تو اور کی عصر کو انہمار محبت کیا تھا، بیٹھ گئے تو اسٹورٹ
نے اپنی حبے سے ایک لکڑی کی بنی ہوئی گویوں کی ڈوبیہ نکالی جس
کو اس نے فوراً ہی نہیں کھولا۔ بلکہ چند منٹ سبز مخلی گھاٹ کی طرف
دیکھ کر سوچا۔ اور پھر کہنے لگا۔ وہی تم میری مدد کرنے کو باہت تیار
ہو جاؤ گو میں پہنچت ان محلات اور خانگی واردا توں کے جنگل میں
رہنا۔ اور ڈاکوں کا تعقب کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

وینی مل جلدی سانس لے کر تو کیا تھا را خیال ہے کہ لانگڈن
گرفتار ہو جاویگا؟

اسٹورٹ۔ ہاں اس میں کچھ شک بھی نہیں۔

اس جواب نے بیچاری وینی کا چہرہ سرخ کر دیا۔ اور وہ
کاپتی ہوئی گھڑی ہو گئی۔

وینی۔ آہ اسٹورٹ پہ تھا را اس قدر کہیں ہے۔

بلکہ اسٹورٹ نے اس جواب کو خاموشی سے سنا۔ اور کہا بہتر ہے
کہ تم اسی طرح بیٹھ جاؤ۔ ورنہ پچاؤ گی۔ خدا معلوم اُن لفظوں میں کیا جاتا
تھا جو وینی فوراً خاموش ہو کر چپ چاپ بیٹھ گئی۔

نہ پیتا تھا۔ اور جس نے کہ مقدمہ کی بالکل حالت ہی بدلتی ہی اور اپنی ٹوپی کو سلام کیتے ہاتھ رکھا یا۔ گویا وہ جانا چاہتا ہے۔ وئی بھی فُسکے اس ارادہ کو سمجھ کر اسکے ساتھ ہٹولی۔ اور خوش ہو کر سختہ دپشیانی لانگڈن سے کہا کہ اسٹورٹ پر بھروسہ رکھو۔ اس نے اپنی ناک زمین سے لگاؤی ہے۔ انشاء اللہ
نتیجہ منفرد مطلب ہو گا۔

اسٹورٹ دنیا تی لو مردی نے خواہ وہ کوئی بھی ہو بڑی چالا کی
سے کارروائی کی ہے کہ نشان تک نہیں چھوڑا ہے خدا مالک ہر
دیکھیا جاوے گا۔ ع

”بہت مرداں مدِ حند“

بامہ ہوال باب

ایک سیپ پ کا بن

فُل کا راز تو یہی ہے ٹین ہے معتمہ تو در حمل یہ ہی بن
پادری لانگڈن ان اُن سے رخصت ہونے کے بعد تار کا جواب
دیئے تو اکنہانہ چلا گیا۔ وئی فرود بڑی دو تک خاموش اپنے بھانی نے
ساتھ علی گئی۔ اور سوچتی گئی کہ اسٹورٹ جو جلدی چلا آیا ہے تو فرا
کچھ سوچے ہونے ہے۔ جسے وہ فوراً کام میں لانا چاہتا ہے۔ کیونکہ
اُسے یہ کامل یقین تھا کہ پادری لانگڈن بے گناہ ہے۔ کہ اتنے میں

کو قابو میں رکھو گی۔ کیونکہ ۵ راز را با یار خود ہر چند تا تو اپنی بگو
دنی فروڑ را درک کرتا ہے کہ یہ بہت باتوں ہوں۔ لیکن اگر میری
خاں بخشی میرے پیارے لانگھن کو کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے تو میں
الیسی خاموش ہو جاؤں گی جیسے کہ چوہیا۔

اسٹورٹ تو اس چیز کو دیکھو۔ اور مجھے بتاؤ کہ تم نے اس سے پیشتر
کہیں کبھی دیکھی ہے۔ اس نے ڈبیا کا ڈہن ہٹا کر ایک گول سی چیز
لکائی۔ جو پہلے نگ مرمر کی طرح معلوم ہوئی۔ مگر نزد دیکھ سے دیکھنے
لئے جلد ظاہر کر دیا کہ وہ سبب کا ایک ٹین ہے کہ جو پیل کے زنگ کے
رجھلا کے ذمہ کسی کوٹ یا واسکٹ میں لگایا جاسکے۔

دنی نے خوب غور کیا۔ اور انکار کا سر ٹاپایا۔ گو آئے کبھی خیال آتا
ہتھا کہ اس نے اس ٹین کو کہیں دیکھا ہے مگر یاد نہ پڑتا تھا کہ کب اور کہاں؟
اسٹورٹ کیا تم ایسے شفکو کبھی نہیں جاتیں جو ایسے سبب کے ٹین لگی ہوئی واسکٹ پہتا ہے
و نہیں۔ نہیں ہمارے اس میل ہر سڑک گاؤں میں جو میں عموماً سب
و پہاڑی کسان رہتے ہیں ایسے سبب کے ٹینوں کی واسکٹ تو کوئی
نہیں پہنچتا ورنہ اس ضرور دیکھتی۔ وہ کبھی پچھے ہوئے نہ رہ سکتی تھتی۔

اسٹورٹ کیونکہ یہ سبب کے ٹین فرمی اور خود نہیں۔ خیر تم نہ لٹاؤ جو شاشا یہ
بھیں یاد آ جائے کہ تم نے کہیں اور کتنی شخص کو ایسے ٹین پہنچے دیکھا ہے۔ تو فوراً بچے
خبر کرنا۔ کیونکہ مشریق نہ پیل کے قتل کے دریافت کا یہ ایک سر افسوس ہے۔

پیٹھی نے پرچش اپنے میں کہا۔ اُوہ اسٹورٹ یہ تم نے پڑا کام کیا ہے۔ نہیں اسے

اسٹورٹ میں پاری کو پسند کرتا ہوں۔ اور مجھے اس کی بیگناہی پر
کمال اعتبار ہے۔ اگر وہ جیسا کہ میں کہتا ہوں گرفتار بھی ہو گیا تو اس
میں سراسر مأسی کافائدہ ہے۔ کیونکہ وہ آنفاق کے ہوئے لوگ جو
اس کے برخلاف کام کر رہے ہیں شاید اپنی پردازی کے ندر توارو کے حاصل
وئی فرڈ۔ پیارے اسٹورٹ تم بٹیک بڑے قابل زیر کشاد ہو شیار
ہو۔ اور میں نے بیو تو فی کی۔ جس کے لئے میں ناوم ہوں۔

اسٹورٹ۔ خیر اس بات کا کوئی خیال نہ کرو۔ ویکھو میرا مطلب یہ
ہے کہ واقعات لانگڈن کے برخلاف ایسے پنج درج ہیں کہ میں
کہہ سکتا ہوں کہ وہ اداوتاً ایسے بنائے گئے ہیں۔ لیکن ظاہرا تو یہاں
ایسا کوئی آدمی نظر نہیں آتا جس نے مسٹر مینڈ پل کا قتل کیا ہو۔ اگر
کسی نے ایسا کرنے کی جرأت بھی کی ہو تو اس میں اسی کا کچھ فائدہ
ہوگا۔ سو ضرور ہے کہ مسٹر مینڈ پل کا قتل خاص کسی وجہ سے کیا گیا
ہے۔ لانگڈن نوں سیکھ کی گرفتاری سے اُن کا مطلب ہے کہ اس نے
صاف ہو جائے اور جب وہ اس پر کامیاب ہو جاویں پھر وہ با آسمانی
اپنا دوسرا مقصد جو ہنوز تاریخی میں ہے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

وئی فرڈ (آبدید وہو کر) آہ اسٹورٹ تم جیسے حمدل ہو دیے ہی ہو شیار بھی ہو
اسٹورٹ۔ یہ بالکل نہیں۔ بلکہ میرا تو پیشہ ہی تحقیق جرائم کرنا ہے
مجھے بحثیت پولیس ان پرس اس میں خاص دلچسپی ہے۔ پر خراب ان
باتوں کو دیانتے دد۔ کیا میرا تم پر اعتبار کر سکتا ہوں۔ کہ تم اپنی زبان

اور عمارت" مالیہ کی خوشگانی کی تعریف کرتا رہا
 اسٹورٹ نواب کی باتیں خاموشی سے منتار ہا۔ اور موقعہ پا کر جبٹ
 بول رکھا۔ معاف بھیجئے۔ اگر میں یہ پوچھوں کہ کیا آپ لوگ خوبصورت
 اونی پہلو دار اسکٹ پہنچتے ہیں؟ اگر پہنچتے ہیں تو کیا آپ کا کوئی سبب کا
 مبن کھو گیا ہے؟ اور یہ کہتے ہی اتنے وہ سبب کا پہنچبے سے
 انکا لگر دکھلایا۔ جیکہ راؤ ہی نے زور سے کہا۔ اودہ اگر میں ایسا لفیض نیوں
 چہوں تو فوراً مارا جاؤں۔ مگر اسٹورٹ نے اپنے رشته دار کی اس بات
 کو نہ سنا۔ وہ تو اپنی قیافہ شناس انہیں نواب کے چہرے پر گڑائے
 ہوتے تھے۔ کہ شاید اس کی آنکھ پھر کر جائے۔ ہونٹ ہجائے یا نگت
 میں کچھ فرق آجائے تو اس کا مطلب حاصل ہو جائے۔

لیکن ان میں سے اس نے ایک بات بھی نہ پائی۔ کیونکہ قاب اول
 درجہ کا مستقل مزاج دیکھا اور جا لائے تھے۔ اس نے کوئی ایسی حرکت
 نہ کی کہ اسٹورٹ کو کچھ شبہ ہو بلکہ نہ سا۔ اور بولا۔

نواب۔ میرے پاس ایسی گھٹیا ظاہری دکھاؤ کی چیزیں نہیں۔ اور یہ
 کہکر منہ مورزا اور دینی کی طرف مخاطب ہو گیا۔ جو خود اس کے چہرہ کو دیکھ
 سہی تھی مگر کچھ معلوم نہ کر سکتی تھی۔

اسٹورٹ نے چکے سے ٹن کو پھر دیتے ہیں ڈال اور اسکٹ کی جب
 میں رکھ دیا۔ رجس کی طرف نواب نے دیکھا لیکن نہیں، اور دل میں کہا
 اور ہونا آپ اسقدر ہو شیار ہے کہ اس نے اتنا تک شے پوچھا کہ پہ تمنے کہاں سے

کہاں پایا اور یتھیں کیسے معلوم ہے کہ قتل کے دریافت کا ایک سراغ ہے؟ اسٹورٹ۔ افسوس و بھیو میں تمہیں سب کچھ نہیں تبلائے سکتا۔ یہ نہیں کہ میں تمہرا عتیار نہیں کرتا۔ تم خفاہ ہو۔ اور وہ بھیو نو ایس ڈی۔ گورن اور راؤر ک آر ہے ہیں۔ میں بغیر کچھ تبلائے نواب سے دریافت کرتا ہوں۔ شاید انہوں نے کسی کو پہنے و بھیا ہو مگر تمہیں یاد رہے کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان ایک راز ہے۔

بزرگھاس کی پرلی روشن پر راؤر ک نواب کو لئے آ رہا تھا۔ اور جس کے ناخوش چہرہ سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ چلنے میں خوش نہیں ہے۔ مگر مجبور ہے۔ کیونکہ اس کو اور اس کی بہن دینی دونوں کو ہارست لاک جنگل سے نکالا جانا نہ بھول تھا۔ اور جس کی بابت انہوں نے نواب کو معاف نہیں کیا تھا۔

راؤر ک واس کے والد کو نواب راستہ میں ملکیا تھا۔ جہاں اس کے والد نے اسے کہا راؤر کی تم نواب صاحب کو بالی میں لے جاؤ اور دینی کو تلاش کر کے ان کو اس کے پاس بیجاو۔ کیونکہ بوڑھے رتبیں کو یہہ معلوم نہ تھا کہ اسٹورٹ بھی گھر میں موجود ہے۔ سو جو نہیں راؤر ک نے اسٹورٹ کو دیکھا وہ خوش ہو گیا۔ کیونکہ نواب دینی سے اپنے نہانی میں نہ مل سکے گا۔ جیکہ دوسری طرف دینی نواب کو مالیوسی ہوئی۔ مگر اس نے دینی مالیوسی کو حسب معمول جا لائی۔ سے چھپا لیا اور جب باول ناخواہ مگر مجبور رکنی نواب سے مرل چلی تو وہ اسٹورٹ سے ملا اور بہت دیر کس باعث پر

اُس دن کی صبح کو جس دن مر جو مار کا اس پادری کی الاش و فن ہونے کو تھی۔ نواب دی گورن اپنے ناشتہ کی بیز پر درجہ بجاے بہان نہادہ کے کرہ کے، ایک دوسرے چھوٹے کمرہ کے وسط میں لگی ہوئی تھی، بیٹھا تھا۔ یہ زبردشت خصوصی کی علیہ بنائی گئی تھی۔ مگر اس وقت صرف نواب ہی خاموش بیٹھا تھا۔ اور ایک دلب بوارہ آدمی جس کی کمر جھکی ہوئی تھی ناشتہ کھلدا۔ نے پرہامور تھا۔ نواب اپنے ناشتہ کھانے میں مشغول تھا لیکن ساتھ ہی اپنے سامنے پھیلے ہوئے خطوط کو ہی دیکھتا جاتا تھا کہ پرانا ایک لفاظ نظر پڑا جس پر دلکشا ہے کی نہ کا نہونا صاف نظر کر رہا تھا کہ خط و آنکھ کی صرفت نہیں آیا۔ جسے اس نے فوراً لکھو لکر پڑھا۔ اور اپنا لام تھا اس تھا یا۔ جس پر کہ وہ تجربہ کلار خرانٹ خان سامان دوڑ کر نزدیک ہو گیا۔

نواب۔ گلفیسٹر خان سامان کا نام ہے، مسٹر منڈیل مرحوم کے بھائی تباڑہ پر جانے سے پہلے آج دن کا کھانا کھانے کو یہاں آؤں گے کیونکہ وہ گر جا میں تھا ہیں۔ اور جن کی غاطر کرنا یہ نے اپنا فرع سمجھا ہے۔ کیونکہ مرحوم کا صرفت یہی ایک تحقیقی بھائی ہے۔ جو دارم فلاؤسکرنس کے جیلیں خانہ کا پارہ ہی ہے۔ جہاں مجرم قید کا حکم سنائے جانے کے بعد اول چھ ماہ گزارتے ہیں۔ کیوں کیا ایسا ہی ہے نا (۲)۔

خان سامان۔ جی بی شیک حصہ صبح فرماتے ہیں۔

نواب میں پاہتا ہوں کہ میرے سب ملازم خبازہ کے جلوس میں

پایا۔ یا تمہارے اس سوال سے مطلب کیا تھا۔ وہ رے نواب و قبی
تیرافولاوی دل ہے۔ مجھے قابو میں لانا ذراثتی طور پر کچھ آسان
نہیں۔ اس وقت تو تو نے مجھے اپنے حساب پر بوقوف بنایا۔ گونو اپ کے
جلد رخصت ہو جانے کے بعد بھی استورٹ اس معاملہ کی ادھیرین میں
مشغول رہا مگر اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

تیر والا باب

(وام و داسکرنس کا پاوری)

شال و اندہ ہے سمجھ باہم چلے انت
دولوں میں راہ پیدا کر کے دنا ولے ملے ہیں
آخو نواب بڑا عاقل آدمی ہے۔ کسی کسی دم گھاتیاں یاد ہیں۔ اس
کی پناہ قلعہ لاٹکلوں کے مہان خانے کا کمرہ بہت ہی نفیس اور عالیشان
تھا۔ تمام شیشیں کی بیڈ۔ انہی پھولکاری کی ہوئی لکڑی لگی کھنچی کھڑکیوں میں
برٹے قیمتی آئیئے لگے ہوئے سنخے۔ بڑھیاں لشیں پردے اور عالی قسم کا
فرش تھا۔ اور دیواروں پر قد آدم رو غنی تصویریں خاندان ٹریسٹکم کی
لگی ہوئی تھیں۔ اور لامبی وروی زیگ کی کھڑکیوں تکے یچے ایک بڑا بزرہ
زار قلعہ تھا۔ جسرا بس کہیں کہیں شاہ بلوط کے درخت لگے ہوئے تھے
اور جو اپنی پورہ سو بہار پر سے نظر آتا تھا۔ اور سنجھوں کو تراویث اور
دل کو سخنہ کس پنجھا تما نہیں۔

تعاق نہیں رکھتا۔ میں حضور کے جنینڈے کے نیچے ہوں۔ اور اسی کے نیچے اب یہہ اپنی بفایا زندگی لگانا چاہتا چوں۔

نواب۔ آہ بیٹا کم مگر تم اپنے ماں کی احتیاطوں اور ہوشیاریوں سے طراز کر د۔ ویجھ رہ کہ جب فرنگیس کو ہر طرح سمجھا دیا گیا ہے وہ ہارست لائے جگل کے نزدیک ہی پڑا رہ گیا۔ اور اصل میں وہ اپنا کام سنبھال سمجھتا ہے جیسا کہ تم سمجھ لگتے ہو۔ اور یہہ کہہ کر نواب نے ہاتھہ ہلا کا خاندان سمجھا کر کہ اب کچھ کام نہیں۔ فور آہستہ گھیا۔ اور ادب سے دور جا کر کھڑا ہو گیا۔

چکہ ائمہ وقت بغی دروانہ کا پروہ ہتا۔ ایراک جوان خوبصورت نیلی آنکھوں والی عورت عجج کے رشیی لباس میں آ تکی۔ اور خرامان خرامان نواب کے نزدیک دسری کرسی پر جا بیٹھی۔ نواب نے متفرگ لگاہ سے اُس کی طرف دیکھا۔ اور کہا پیاری تم تو چکتی ہوئی روشنی کی طرح عجج کی ویوی معلوم ہو رہی ہو۔ اور یہہ کہتے ہی سارے خطوط ایک طرف کرتے۔

عورت کی ظاہر اخوبصورتی دائمی دلکش تھی۔ اُس کی یہ تمام ول پسند با تیں۔ اُس کا لانا بآقدگد را بد ان۔ بھرے بھرے گھال۔ اور ان پر جوانی و مندرستی کی گلابی زنگت۔ ابھرا ہوا سینہ۔ چوڑی جھاتی۔ سرخ ہوت نیلی آنکھیں اور موتیوں ایسے چکتے خوبصورت دانت ظاہر کر رہے تھے کہ صانع سلطان نے اُسے اپنے ہی ہاتھوں سے بنایا ہے جو اس

شامل ہو کر اظہار افسوس کریں کیونکہ اس جگہ کاظمیہ ہنا ایسا ہے کہ پادری خواہ ہزوہ ہو نا از ندہ۔ اس کا ہر حالت میں اوب اور لحاظ کیا جاتا ہے اس بارہ میں میں تمپر اعتماد کرتا ہوں کہ تم اچھے آدمی چن لوہ دہ جن کو جنازہ کے جلوس میں جانا ہو گا۔ اور وہ جنہوں نے کھانا کھلانا ہو گا۔ یہ سب باتیں تم کو خوب احتیاط سے کرنی ہوں گی۔

خانسماں مرسوچتہ ہوئے کیوں حضور یہ آئے والی پادری صاحب کتنے برس سے اس کام پر مقرر ہیں ؟“
نواب آٹھ برس سے۔

خانسماں۔ حضور گھر میں تو صرف دو کوں سن ہے۔ جو اس وقت مد و گزار در بان کا کام کر رہا ہے جیکو میرے خیال میں اس تقریب میں شامل کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ہوشیار آدمی ہے۔ اور ہاں یا ہر حضور کا اعلیٰ محافظہ شکارگاہ بھی ہے لیکن میرے خیال میں بوجوہات چند اس کا جنازہ کیسا تھا جانا چند اس ضروری نہ ہو گا ؟ ”

نواب۔ نوراً کر سی سے گھوم گیا۔ اور بوڑھے خانسماں کو عجب کی لگاہ سے دیکھنے لگا۔ مگر جلد مہیں کر نرمی سے کہا۔ گلنسٹر تھاری عمر کیا ہے ؟ ”

خانسماں۔ حضور تریجباً اسی برس کا ہوں۔ اور حسپروکس کے پوتروں سے واقف ہوں۔ میرے وہ ناخنوں بھی نہیں۔ پر آپ مجھے معاف کریں۔ میں حد سے زیادہ کہہ گیا ہوں۔ جو مجھے سے یا میرے کام سے کچھ

اتک بہت برواشت کیا۔ مگر اب نہیں ہو سکتا ہے
ووستوں سے ہٹنے وہ صدی ٹھانے جان پر
ول سے دشمن کی خسکائیت کا گلہ جاتا رہا

نواب۔ لیکن میں نے تو تھے پہلے ہی کہدیا تھا کہ شروع شروع
میں تمہیں ذر اخا موش اکیلے رہنا ہو گا۔ جب تک کہ میں علاقہ میں
واقفیت پیدا کر سکوں گا۔ اور مشہور ہو جاؤں گا۔ تو ووگ خود آکر تم سے
بلیں گے۔ اور تمہاری غزت کر دیں گے۔

کراں۔ آہ۔ ہنری۔ میں تمہارے سب چنکنڈے جانتی ہوں۔ میں
نے جی میں سُھان لی تھی کہ ہر مشکل اور ہر خختی میں تمہارا ساتھ و فیضی
اور میں دیتی۔ اپنے طبیعہ تم اس باست کی لڑکی سے جا کر عشق نہ جلتے
گو مجھے باہر جانے پا کچھ دیکھنے تک کی اجابت نہیں دیکھاتی۔
مگر خیال رہے کہ میرے ہمان لکھنے ہونے ہیں۔ جو تم بندا نہیں کر سکتے
میں تم کو جانتی ہوں ۶

مکار دغا باز حیله ساز چالیا

نواب۔ لیکن میری پیاری تمہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ ضروری امر تھا
کہ پژو سیاں سے ہنس بول کر سلوک پیدا کیا جائے کہ ہمارا مرد عا
مددگی سے حاصل ہو۔

کراں۔ کپا میں تمہیں ایسا کرنے میں مدد نہ دے سکتی تھی؟ ۷

نواب۔ اگر میں یہ ظاہر کرتا کہ میری (بیوی) ہے تو اس حالت میں ہماری

وقت پکھنے خفاظت آ رہی تھی۔ اور جس نے نواب کے جلدہ کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ اس چاندی کی قاب میں سے جو بوڑھا گل میٹر سے منے لایا تھا۔ کہبنا ہوا مرغ ناگو شست یا کر کھانے لگی۔ جب وہ حسب صزورت کھا چکی تو نواب نے خانہ مام کو مکرہ سے باہر چلے جائے کو کہا۔ جب وہ چلا گیا تو ایسا یہیں سکرا لی۔ رپہ اُس عورت کا نام تھا۔) نئی پوچھا یہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ یہ نے تھی تہمائی میں کچھ نہیں کہنا پہنچا۔

نواب۔ میری پیاری کرائی اصل بات یہ ہے کہ مجھے تمہارا چہرہ آتا
ہوا نظر آیا۔ جو شاید بد خواری کا سبب ہو۔ میں نے بوئسٹھے خانساماں
کو یوں ایک طرف بھیج دیا۔ کہ وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ مجھ میں اور تم میں کچھ
نامارضی ہے۔

کر رالی۔ دو منٹ تک پچھتہ بولی جسے کہ پنی رکابی کا گوشت نہ
ضم کر چلی۔ اور قدر تیز پراندھی پھوٹے نگلاس میں اُنہوں نے سیل کر رہا
پی گئی۔ نہیں کے بعد اس نے خشکی کی لڑکاہ سے اپنے سانحہ کو روشنیکر
سخت آواز میں کہا و کھوپ مزتری تم لے بیک ٹھیک سوچا۔ یہاں غصہ
ہی ایک بہت پڑا اتفاق پڑتے والا ہے۔ جس سے شاید تمہارا کروہ
ٹوٹ جائے۔ اور تم پر تباہی آئے۔ دراصل میں سنت ارادہ کر ایسا ہے کہ
خود پر وہ چاک کر دوں۔ کیونکہ تم یہاں جاتے ہو مجھے نہیں لجاتے ہو
اور خود مرنے والے ہو۔ جبکہ میں یہاں تلمذ ہیں۔ قید ہوں۔ میرا
تمہارے ایسے فرانسیسی نواب کے ساتھ ہو نیکا نامہ کیا ہو میں میں

قتل کے متعین کو حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ میرے ساتھ نباہ رات کو قصۂ بک بھی جائے۔

نواب۔ آپ لوگ کس وقت کی ریل سے روانہ ہوں گے؟“
جیل خانہ کا پادری پونے داں نجی داں مٹین سے جو بانگ اسٹوں
ریاوے ایشن سے چھوٹی ہے۔

نواب۔ درست۔ تو میں پھر جناب کو اوداع کہتا ہوں۔ اور میر
اسٹورٹ کو کامیابی کی دعا دیتا ہوں۔ پھر آپ جب بھی بہاں مقدمہ
کی پیر دی کے داسٹے آدیں تو عندر میرے یہاں کئی سی جب پادری
پنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا تو نواب بھی ٹولی بطور سلام آٹھا
سید حنا قلعہ کو چل پڑا۔ دور جو نہی خاقت کی نظر سے اونچلی ہزادوڑتے
لگا اور جس تدریجی کہ اس کی ڈانگیں اُسے بجا سکیں بجائے لگا

پھوڈھوال باب

قدیساوگی

زندگی خلق سے چھپ سکتے نہیں اہل عطا
تہ دریا سے بھی جاؤ ڈھونڈھ نکالا گو ہر
یہ شہر اسٹورٹ کی تعریف میں ہے۔

جس وقت مرحوم پادری کا بھائی رہا پیش گاہ پر پہنچا۔ تو اُس کو

کے ساتھ جیسا کہ چاہئے ویسا ہی برتاؤ کر لیگا۔ اور یہ کہتے ہوئے پادری لانگڈن کی طرف ایک انجان طور سے دیکھا۔ جو قبر کے نزدیکی نشانے سراپنے زاہد احمد لباس میں کھڑا تھا۔ اور جس نے ایک مدوجار پادری کی موسے خازہ کی نماز پڑھائی تھی۔

جیلیقانہ کے پادری نے جو مرد کو دیکھا تو وہ لانگڈن تھا جس کو نواب نے اپنا حد لگاہ نبایا تھا۔ پادری حیرانی سے نواب کا منہ دیکھنے لگا اور چھر کچھ سکوت کے بعد بولا۔

جیل خانہ کا پادری۔ نواب صاحب انصاف اس جگہ میں نہیں رکھا ہوا۔ میں بھی آخر انسان ہوں۔ اور آٹھ برس سے اس پیشہ میں رہکر ہر قسم کے آدمیوں سے مل جل رہا ہوں۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ جو ان جیسا کہ آپ کا خیال ہے قاتل نہیں۔“

نواب خیاب والا۔ آپ نے میرا مطلب سمجھنے میں غلطی کی۔ میرا بالکل ایسا خیال نہ تھا۔ پر خیر آپ پر کبھی رجیسا کہ لوگوں کا خیال ہے اور اس نئے ہونے والے کلاں پادری کی بابت طرح طرح کی جو افواہیں اڑڑ رہی ہیں) ظاہر ہے۔ مگر ہاں اس شخص کے بارہ میں خیاب کا خود کیا خیال ہے؟“

جیل خانہ کا پادری۔ کچھ بھی نہیں اچھا اپ میں جاتا ہوں۔ کہ میں نے اسٹورٹ سے جو مسٹر باست کارشنہ دار ہے ملنا ہے۔ وہ ہندوستان کی پولیس کا بڑا سراغ رساں افسر ہے۔ اور اس واردات